
OUDH PUNCH
LUCKNOW 1928 WEEKLY
जिल्द
नं: १३

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردانِ مدارس کے ساتھ بشرطیکہ تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی عمہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو بھیجا جائے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آجائیں۔ سب نئے نئے مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے حسب طلب اور مذاق کے مطابق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ [illegible] ہندوستان کے ایک مشہور گیارہ سالہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا بھی فضول ہے۔

(۵) طالبانِ مفت اگر اپنی بے بضاعتی کا یا [illegible] تو انھیں لازم ہے کہ پانچ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اسطرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرائیں۔ ورنہ وہ [illegible] کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں۔ راہ ہی میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ شکایت ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں بہ پابندی جناب ناظم ڈاک کے نام [illegible] ہزاروں خریداروں کے [illegible] زیادہ منیجر خود نہیں پہنچتا اور پرچہ گم ہونے کی [illegible] گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض ہے۔ [illegible] ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا [illegible] قابل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل بذریعہ اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور بے دستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاع فرمانا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانہ سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مصلحت پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور اُن کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تحقیر اُن میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خط وغیرہ اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۴۱
مضامین
۳۰ نومبر ۱۹۲۸ء

حکایات میں تصرف

(از افسانۂ عزیز و عزیزہ)

علامہ سیوطی ... کی مشہور کتاب ... جسے انگریزوں نے ... کا لقب ... دیا ... نے اپنے بعض ... ہیں ... حصہ دل ... اس میں ... تاریخی قصص و حکایات کا ... شیخ ... تھا ... جو ... دیا ... کہ ... ترجمے ... بعض ... ہر ... کے ... اور ... سے ... معلق ... میں ... حال ... اور بعض انگریزوں کی ... کرتے ہیں ... کتاب الف لیلہ ... ترجمہ ... سرمایہ ... کی ... شیخ احمد ... شاہ ... صاحب ... شیخ صاحب ... انگریزوں کے ... خاص ... جزو انگریزوں کی شان کے خلاف ... انہوں نے ... کردیا ... قصہ ... نسخہ ... اور ... میں ... چھوٹی ... ادبی حکایتوں کا ایک ... سلسلہ ... اور ... رنگ ... کی زبانی ... حکایتیں بھی ... گر ... ایک نسخہ ... حکایات کے چند ... کے متعلق ... ایک عجیب ... افسانہ ... دیا ... ہر ایک ... مسلم ... کی وجہ تصنیف ... ہیں ... کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ ... شہر کا ... ہو ... کیا

... حقیقت کی ... اور ... افسانہ اس غرض سے ... ہے کہ ... کی ... ذات سے ... حضرت ... آخر ... کیا ... اور ... یہی ... افسانہ ... میاں عزیز ... کہو ... آمین!! آمین!!!

شیخ صاحب ایک تھے میاں عزیز انکے بھائی کی ... کا نام تھا عزیزہ ... میاں عزیز ... اور ... حسین ... کر ... بھی ... تھے ... گھر میں دولت و مال کی ... بھی ... صورت ... دولت ... آپ ... میں ... عقل ... عزیزہ کے ... دیکھی ... باپ ... کر چکا تھا ... میاں عزیز ... بے ... عزیزہ ... عورت ... حماقت ... بے ... عزیزہ ... عزیزہ کو ... کی ... دل سے ... عزیزہ ... اور ... کے ... عزیز اور عزیزہ نے ایک ہی جگہ پرورش پائی دونوں ... کبھی پردہ نہیں ... کہ ... دونوں کی شادی ... سے طے ... بیاہ کا دن آیا۔ گھر میں شادیانے بجنے لگے شہر کے تمام ... اور ... دعوت کا سامان ہوا قاضی ... کے لیے ... مقرر ہوا نکاح کی رجسٹری کا قانون بہت قدیم ہے اگلے زمانہ میں بھی رجسٹری ... نکاح ... کی ایک نقل ... کے پاس رہتی تھی ایک سرکاری دفتر میں ... میاں عزیز ... جمعہ کا دن تھا شاید اسی وجہ سے ... کی ... نکاح کے لیے ... خیال ... لوگ ... نماز جمعہ کے ... مکان ... مگر میاں عزیز ... کیا ... کی طرح ... شام تک ... آخر ... کے رخصت ... قاضی ... گھر ... میں ... سے ... اپنا ... کو ...

حاشیہ ... عزیزہ کے والد نے قسم کھائی کہ اب ... معقول ... کی شادی نہ کروں گا۔ گھر سب حیران تھے کہ آخر ... عزیز ... ہیں ... خود عزیز نے ... کو اپنی عزیزہ سے ... بیان کیا کہ ... سے فراغت کے بعد انہوں نے لباس ... جیبوں کی ... لگا یا ... سے کہا تم ... کپڑے ... دوست کے ساتھ ... والد ... انہیں ... دینا بھول گئے۔ آپ جانتے ہیں شادی ... سے دور ہے مگر اس حماقت کا ... ایشیائی ... کی ... ہے ... نادان ہوتے ہیں۔ ... :-

"... نادان ... وال ... :-

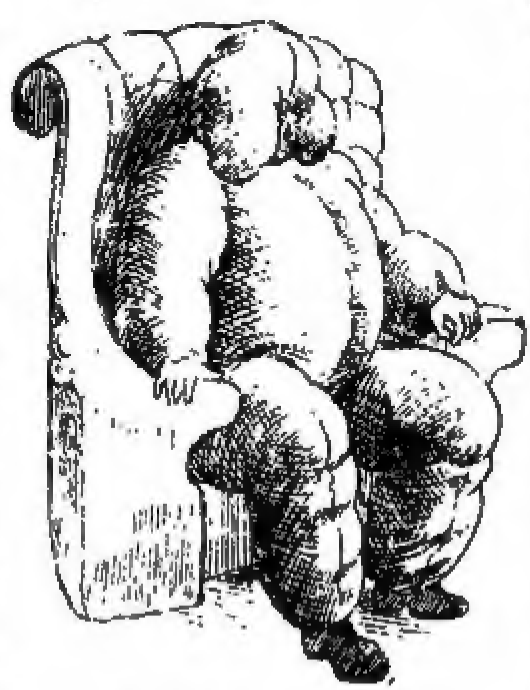
اگر ... بھی ... حماقت ہے تو ... سے ... حماقت ... میاں نادان ... دوست کے گھر ... کسی ... کو چہ میں جا رہے ہیں ... خیال نہ آیا کہ ... نماز جمعہ کا وقت آگیا ... نکاح کی ... بھول ... رومال جیب سے ... ایک دکان کے ... دیوار کے سایہ میں ... بیٹھے ... ہیں ... تمام ... کی ... ہے ... رومال ... کے نیچے ... کہ میں ... تھا کے نیچے ... آنکھوں کے ... اصطلاح ... تھے۔ ... میں ایک ... رومال ... کسی ... کے ... رومال ... ایک ... کرتے ... کے سہارے ... والی کے ... کے ... کھانے لگا۔ ... بھی ...

... ... مستورات ... ...

میں ایک جونک کی تصویر دکھائی دی - ادھر جو (د)
کی گھڑی سے آ کے الفت نے سانپ کی طرح پھن
بلند کیا ادھر نازک نازک ہاتھ کی بانہیں پر کمر
کی انگلی اترائی ہوئی داخل ہوئی - پھر سیاہ دوسٹے
دانگلیاں اوہام الفت کی طرح کھڑی ہو گئیں اور بیچ
کے گنبد ہائے دور کے شیاں دوسرا ست کے جلوہ
بکل استادہ ہو کے عاشق نازک کی آنکھوں میں
بیٹھ گئیں - نہ بھاگ کی ٹھوڑی جوان تھی یا کچھ تفریح نہ
بلنے دیتا -

میاں عزیز کیا سے محو فاتل تھے
کھڑکی کے پٹ پہ جب ... فاش
صدمے ... منہ چھپا یا گھڑی گئیں
جو دو گھڑی یہ کیل کی طرح ہو گئیں آخر
یاس کے زخم نے کیلیں ابھاریں
بیچارے کو گھر یاد آیا سوال کی گرہ
ہاتھ میں بھینچی عشق کا دستار پر بیٹھے
ہاتھوں کی محبوب مطلوب کا منظوم نشیمن
پایا جی سے دل کا بچا نہ تنکے تنکیوں کی
ٹھوکریں کھا کے گھر پہ بہت بچے جب بھی
ہو چکا تن ... دستگیر حاضرین نے
ہونے کی علت پوچھی میاں خود ہی
کھڑے ہوئے تھے جواب کیا دیتے -
منگیتر ایک گوشے میں اپنی نصیبی پر
آنسو بہا رہی تھی اصلی کپڑے اتروائے
پنکھے کی ہوا ہیں ہا کے پڑوسی کے
غوطے دلوائے - تڑپتے ہوئے ہوش
و حواس ٹھنڈے ہوئے - حال پوچھا تو
نے کیا جواب پیش کیا ؟ فرمان عاشق اور عالی ہمت
دکھایا وہ دیکھتے ہی خوش ہونے کے عوض رونے لگی
پوچھا خیر تو ہے کہا خیر کیسی سارا خرچ تمہاری ہی بلا
آئی اور میری جان گئی - ظاہرا انگلی منہ میں کھنے
سے یہ مراد ہے کہ تم پھر تی ہو اپنی بونیاں آپ
چباتی ہو - درحقیقت فرمان سے جل جانے کا ارادہ
رکھتی ہو - سینے پر دو ٹھیوں کا رکھنا اس بات کا
اشارہ ہے کہ دو دن کے بعد آنا تو تیجے ہی کو آؤں -

[redacted] نے جب سے دیکھا ہے میاں عزیز دن دن گزرنے کے
انتظار میں گھڑیاں گنتے گئے ۔ نہ رود خواب سے ... انتظار
منگیتر نے ازو پر رکھ کے آگے پیچھے جو نہ بیچاری بیٹھی
رہی ہی فرض مصیبت کی گھڑیاں گزریں اور
کا دن آیا بیچاری نے منہ کو اصلا کیا ۔ ... و احامل
کے رخصت کیا حضرت نے اسی ... ترسے ... سیلا
تھوڑی دیر کے بعد عشق کے مبتلا کی کھڑکی کھلی قمر
نے صورت دکھائی زبان ... سے کوئی بول نہ نکلا
گیا ... شرح رنگین دل عاشق سے ... تحریر



عربی مثل: جاء البرد والجبات

جارجے صاحب کی نزول اجلال

نچوڑ کے پھیلایا سر جھکایا آئینہ دکھایا دونوں جگہ
آج یا کچھ انگلیاں پھیلا کے سینے پہ رکھیں پھر آگا
اندر کھینچ لی - یہ باور ہوا - انتظار کے بعد میاں
بہ سفر گھر کی طرف چلے - روز کی ادھیڑ بن میں صبر و شکر
آتے ہی خوب روئے گلے کا ہار ہوئے وہ جب بے ہوش
رو رہی تھی انھیں دیکھ کے اصلی کپڑے اتروائے حال
پوچھا اخباروں کی گٹھری اپنی بنیائی کرنا چاہیں
گلی میں کسی رنگریز کی دوکان ہے آج کیا پوچھا

سحاب اس دکان پر ... آئینہ کے ...
کرتے کا آدھا دامن ... بھیگے ہوئے
پڑوس میں ... پھر ... کسی ... کے
پچھے نہیں جاتے مگر دعاساز ... کے
مصروف رہتی آرام سے فرض ... بے علاقہ بیٹھی
شیطان شیطان کو کر کے پانچ دس دن گئے - پانچویں دن
میاں جو بے گیطے کر ہاتھ پانی کی طرف ... بڑھے
نگر کے کی دکان بند تھی تختے پر بیٹھے - گھر آئے کھڑکی
کھلی نہ کرسی اشارہ ہوا پہ نیرنگی دیکھی آنکھیں سامنے
کے گھر آئے منگیتر نے ان کی صورت دیکھی
ہی بیچ آنسو بہ نکلے استقبال کو بڑھی
زبردستی مسکرائی اور کہا خوب آئے خدا
ترس لا کے کیسا عیب کو گلے لگا !
خدا خدا تھا یا ! مجھے طعن کرتی ہے ایک
وقت جو ا سی تو وہ جو دیکھ جو تو تڑپ کے
عقلیں فرش پر بہت کے ... پر بیٹھا
گرادٹ سے ضبط اوقات کی زنجیر جلا کے
زخم میں بھرا اپنا خون آپ ہی فرش سے
پاک کیا اپنی ہاتھ سی اور وہ خود اچھلی
کر میں تمام ... کی راہ سے بچے
نہیں کیا اس اس کا بچا نہیں اس ... تھا
سے کچھے پر بچے کر بیٹھی معاف کرو اور
اچھا کہو - میاں بظاہر عزیز باطن لیل
نے دو راج برسی ہی مناسب نہ سمجھی
کھٹکنے لگے آج کچھ بند دو کھڑکی - کھلی
آنکھ دوں میں گشت گشت کے چکر کھاتی ہیں -
مزید ہے کہ گھبراؤ نہیں یہ استعمال ہے
کل پھر جا تا گئی دن کے پہر کے جھکا تا
کہا ذرا استراحت کرو - میاں غصہ کا بھوت سر پر سوار تھا
کھانے کے لیے جا کر رات بجا رہے ہیں تو سارے برتن
صحن میں نا چنے لگے ذرا یا ہم عاشق ہیں غم جگر
کھاتے ہیں خون دل پیتے ہیں - وہ آنسو پی کے
خاموش ہوئی رات اسے دو سے میں کٹی ابھی آفتاب
بلند نہ ہوا تھا کہ حضرت نے کر بسا دار کی راہ لی -
چند ساعت کے بعد انتظار ... کے کھڑکی کی طرف
ہوئی سرخ کلی کا پھول ... دکھائی دیا ... پھر بیا

آئینہ تھا اسے طاق میں رکھ کے پیچھے پھینکا ایک گلاس بھری ٹوکری ہتھیلی پر رکھ کے بولی کہ ہاں کھڑے ہو میرے ہاتھ میں قند لی اٹھا کے ٹوکری پر پلیٹ جلدی میں رکھی اور اپنی راہ لی - عادت سے واقف تھے کہ کٹوری کے پیٹ خبر ہونے کے بعد نکلنے کا نام نہیں لیتی سمجھ رہا تھا عزیز ان کے تیر ہیں کہ دل چل گیا واپس آئے اور سنگھیر سے ان ادا پہلی چھپر والی اٹھی کہ جب آئینہ مہر طاق سے سرمہ ہیں اور وہ پلنگ پر پہلی شب ابھی زلف بکھرائے زنانی مکان بہ پاس باغ کے گوشہ باغ میں کسی جگہ نہ کہیں ٹھکی ہیں وہاں پہنچو اور انتظار کرو - خوش ہو کر وار دیا کی سیکھ کے عزیز نے آہ کی زخمی جیب بانیا بہار تھی اور خیمہ گرم گرم آنسو بہانے کے بعد اپنی خدمت گزاری میں مصروف ہو گئی - سرِ شام میاں صاحب چلنے پر آمادہ ہوئے تو اس نے کہا اچھا اچھا مگر ایک بات سنتے جاؤ بھول نہ جانا جب شب بہ خیر کر اپنا سنگار کر کے بیٹھنے کا ارادہ کرنا تو یہ شعر پڑھنا اور انتظار کرنا کہ کیسا جواب ملتا ہے ؎

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

عشق کے پھندے میں گرفتار ہونے والوں خدا کے لیے بتاؤ کہ جب کسی بھلے مانس کو عشق ستاتے تو وہ کیا کرے عاشق تو ہیں تو یہ سوال لاجواب ہے - وہ بھی لوہٹ سے کہہ دیتے کہ عقل مضم ایک سنی کہ ایسے بیہودہ کی یہی سزا ہے جگر کا مقام ہے کہ اگرچہ رفتہ رفتہ جست کی نقلی زنجیر میں ابھی تک پاؤں نہیں پھنسا ہے اسے غنیمت سمجھو۔

الغرض عزیزہ نے جو کچھ بتایا تھا انھوں نے حرف بحرف صحیح پایا - مارے خوشی کے پھول گئے اپنی ہستی بھول گئے - پائیں باغ ہر طرح آراستہ تھا - کنج باغ میں سنگ مرمر کے چبوترے پر نرم نرم قالین بچھے تھے - خوانچے میں ہر طرح کے لذیذ کھانے چنے تھے بیسیوں طرح کی قابیاں رکھی تھیں دل کو تھوڑا سا سکون ہوا چبوترہ پر بیٹھ گئے ؎

بیٹھے تو میاں کو شرم دامنگیر ہوئی پھر صبر نہ ہو سکا - الله رے بندہ سلے - بھوکے نے تیز اولے رکھائے کباب کی قاب پر عشق کی جا نچھاور تھی - طرہ جٹ گیا - شراب زہر ہاسکی - ناگوں ناک روز رخ بھرا کاسنی اور لبیس آنکھیں ناگاہ آسانی کرتے آفتاب کی گرم گرم بھاپ بلند ہوئی سیخ شراب آنکھوں میں گھسی گھبرا کے اٹھے اور چہرہ ادھر میں تھا نہ بچو نا نہ کچھ دشت بل نہ شمع - گل ہو جاں کلاہ اپنی ہی بگڑی ہوئی ڈبیا اور گرد - گردوں اور گنگوں میں چھپن چھپے - بیچے پر ایک منگ کی آئی اور ایک بڑا سا کرتا - وہ خاادی کے کوڑے سے سیدھے گھر کی طرف جا گھسے اور آتے ہی عزیزہ کے گلے کا ہار ہوئے - وہ بدستور تپتی سر میں باندھے ایک پاؤں آگے پر رکھے گرد منڈاوی میں مشغول تھی ان کے دیکھتے ہی آنسو پونچھی رہاؤں اور کہنے لگی ؎

از رنگ سر جاہ سکندری س ہم بادہ قلندری

اگر ان خوش است او بر خوری مگر اس بہت والا

میاں سودا مر پر بھار خامرانہ جا لپٹی کرن کرتے تک اور کر کے کے سوا کچھ یاد ہی نہ تھا اپرا کیا اور اشارہ کا مطلب وہ اونچی - وہ مسکرا کے بولی تیک زبان کے مزے کی طرف اشارہ کرتا ہے لیکن اوڑے سے جو کھیلنے کی نے کے سوا کچھ کام نہیں اور کیا یہ مقصد ہے کہ عاشق ہوتے تو مندرہ آ ئی اب جاؤ منہ کالا

اعلان

قاری حافظ قرآن پانچویں مرتبہ پھر نوار ہوگیا اسکی گرفتاری کا ذری وزیر ہو ساگر منو حیا ر بڑی ہوا ہے ہیں خطر قاری حافظ سوا طرح اب صد ہو لیا شت عیس کے گل مشکل پا - ۱ - بجے بھوکے جائیں کا ادا نہ یا ہے لگا اور دیکھ رہ سیر فقہ فو گر مغز قیچ کے ہو ا نتیجے ہے آپ کا سب پانچ زانو ہو گیا ہو شخص نہ سکھو پا تا ہے گر آن کا کرا سکا وش یہ پیدا نام دیا ہوا ر تھے ۱۲ ز کا کتنے میرے پاس لاکر آدمی پاتی پیس مغز خشک اعلیٰ ہو روپیہ پیش کروں گا فقط والسلیم زیادہ کرم یاد

الملتمس

نبی احمد دی ۹۰ ء دریدار سکوت النساء بیگم حال مقیم امام باڑہ میاں صاحب معروف مرکز لکھنؤ میاں اناری گرما ظلمو سالم ملیح آبادی

کو - یہ رنگ کی رونق ہے عشق نہیں - مگر اسے دیکھ کر مجبور ہوں کہ جا بہت ہے - امر کی محکمہ ہے - شمار سے گورے چہرے پہ بدی بھی ہے اور اس سے پیار کرتی ہوں نصیب خود بیدا کرتی خدا نصیب کے نر بیچ بچارے - میاں عزیز نے وہ دھوکے ہی عمل بھرے کر اب کیا کریں بس ہو رہی - عزیزہ منہ کا جوش میں آ کے گھبرا زور آج پھر جانا ہے سامان لگا آپ کا گھر سے نہ ہٹا رہے بنا یا مگر گھر جا نیکا ارادہ تھی وہ رنگ میں تو چپ سا کر میاں عزیز جا گے بیچ کے قصد سے جاتے اور کھانے پینا صاف کر کے خوا لے لیتے پھر سنگھیر پر نشہ اتارتے - چوتھی رات جو بیٹے تو چھاتی پر خنجر رکھے دیکھا سرے تھے باغ کے اندر جاتے تو تڑپتے - تجھے یاد آئیں اسی حالتی خواب کی تعبیر عزیزہ نے رو دی آنکھوں اور مسکراتے ہونٹوں یوں دی کہ آج اگر سوتے ہو تو پھر حشر تک نہ جاگو گے خنجر ہے اور شعلہ لگا - میرا کہا مانو ابھی سے پڑ کے سو رہو شام کو اٹھنا شارہ کھا لی کے سو جانا۔

وہ آئے طپنچہ کو چڑھائے ہوئے کل پر

ولایت کی ہوٹ ڈیسی کا پشتاہ بہ مغز تاج بیچ میں چھا گیا با سر شور ہوا کہ نغز سلطنت صاحب ہیں چہرہ ہی اصابت میں کچھ نہ شہرہ اسی کی ہو اور قیاب ہونہ ہو کا بکتہ تقریر دلوں کی کیچے کیت گھر نے غزل ہو ہے ہیں ہو رہا تھا جی کی دھار شیاں ہیا گی کرا پیر نفیہ -

گمراہ میں شبہ بیجانے ڈسکا تیار کا تھا ہو سپیرہ ہوا ور اس کی جگہ دو کی ہو پہیے رنگ بیچ کٹا اور دیکھ جہ ہیں آؤ کے آئے بیچ دا تانے جلدی کی تیاری کے لیے کر لیے جوا ہے خدا خوراک سے عادہ کا کرتے گرائے نہیں جست ہی کو ولک ہیں - وہ وہ دو لک مرزا ہیں بدلی ہو قیمت ساعد دی دست کے بھی فرو کیا ما سلطان ایک ماند کا کھٹ آنا ضروری ہے -

مشتہرین آپ کی سائیر سا لفت میں ۲۵ با ہر تو سلا کر کریں - خادم ہو جب کہ محو از نہ کر کا

دفعہ ۱۶ مجے شہادت رہ مشکل و سرسب اذیری بیچ آکل کچے یہیں وہ دوسرے بہو ہوں کو سالا سالا کی وائٹ کے بعد بھی نصیب نہیں ہوتے ۔ ہیں کی مقبولیت و ترتیب شافت ہونے کا بین ثبوت ہے -

ایجنٹس اگر بہدین کا فو ب حاصل کرنا چاہیں تو اس تیر سے تا نہ دار کا فہر ملخص اجناس طلب کریں -

منیجر ایڈورٹیزمنٹ ڈیپارٹمنٹ اودھ پنچ

منیجر سسمہ روزنامہ شادمانی - پنجاب

صبح ہوتے ہو آنے کی قسمیں کھائے تھا لائے گی ہیا
سوچ لے او بے کہ حکم کی ایسی تعمیل کی وجہ ہی کیا ہے
ہوئے گنہیروں کے محفر سے میں وہ سب حد ہوئی ہو
کر ہونا تھا ہوا — رخصت کے وقت عزیز کا بیٹا ہوا
شعر زبان پر آیا اور فقط رشتہ تھا کر نکلتا ہے
رخصت اس ہوئی اور اس نے جواب دیا ہے

سیدی [illegible] سقی

[illegible]

اپنے عشق کا انجام سوچ ساز چھپائے ہر بات پر ہمیں
معلوم ہی کرے جب عزیز نے جواب شنا تو بیکے
رو دی اور کہا آج یہ شعر سے شنا اور جو کچھ دے گئے
ہو بیک پھر کہا ہے

[illegible] الحبیب [illegible]

[illegible] القلب فی [illegible]

دیا ہی جب کا ارادہ کیا گر دل نہیں مانا عشق رفتیا
کی وجہ سے تو بے پرواہ ہوا میاں عزیز نے حکم کی
تعمیل کی پھر یہ اس کی سطوت رسوال آنکھوں پر
سکے کے فوراً گفتہ ہو عاشقوں کے حال پر پھوٹ
پھوٹ کے روئی پھر کہا ہے

[illegible]

[illegible]

دھیرے دھیرے کہے ہوا دل عشق چھپائے نہیں چھپتا ہر
شخص کے لیے موت سے زیادہ کوئی چیز بہتر نہیں
میاں عزیز گر آئے تو کیا عزیز کی جان ہر طرح بیچ
ماں سو جانے میں ہی بیماری میں معروف ہو گیا
دن ہو گا عزیز کی صورت دیکھتے ہی مسکرائی اور کہا
کیا جواب ہوئے — میاں عزیز نے شعر پڑھا ہے
سنتے ہی بیچاری کو غش آگیا اور بے اختیار زبان
سے نکلا ہے

[illegible]

[illegible]

بہت خوب بہت بہتر پیام شنا اطاعت کو حاضر ہوں
مرنا قبول ہے اس وقت یہ کہ سلام پہنچا دو جو میرے
معشوق سے جا کر آتی اور مجھے [illegible] ہے
(باقی آئندہ اس کے بعد [illegible])

نفث الحمزوت المقوامزا

بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ یہاں
العوامزا اصحاب بہادر وہ حزن لذت کا اہل سکتے ہیں
ہے — جیسے حضرت سرزاہ فرید رحمتہ اللہ علیہ سرکاری
بانتے ہیں — عرف عام میں اس کا تجزیہ کرتے ہیں
آج سے دو بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے اور
ذہنی بیماری جو ہو سکتا ہے — اس مرض میں مبتلا
سے مراد ہے بیمار کا دماغ — جیسے بزلہ کی بیماری میں
ہر وقت مبتلا رہتی ہے — جیسے خواب میں لذیذ آتا ہے
اس کے بارے میں بیان کی جگہ سمجھی گئی ہیں اس کا
خطر تو جیسے کا جسم ہے یعنی فلاں شخص ہمیشہ نزلہ
میں مبتلا رہتا ہے اور اس سے قطرے جاری ہیں اور
آنکھیں — حدیث کا سوا اجاری — حقیقت یہ ہے کہ
اس جانور کا گوشت اساتذہ کو بقیضہ صحیح نزلہ
کی ماں ہے — یعنی نازی بھیڑ کے بچے میں ہی جو کیڑے
کیڑے ہوتے ہیں کوئی شخص قربانی کی بھیڑ کا بچہ
نہیں کھاتا — سری پائے مرغوبی سے جاتی ہے وہ بھی
پھینک دیتی ہے — اس کی قیمت بکری کے گوشت سے
بہت کم ہے — آج مسلمانوں نے یہ روش اختیار کی
ہے کہ بکری کے داموں دھڑلے سے بھیڑ کا گوشت
فروخت کرتے ہیں جس کا اصلی اثر یہ ہے کہ ہر شخص کا
خطر بھیڑ کا جسم ہو گیا ہے — آنکھیں آنکھیں آنکھیں
کہاں ہیں ماہرین علم کیڑا ایک — اور وہاں وہ اس حقیقت
عام لیں گے یہ — جیسے اکثر اس مصیبت کا
اندازہ نہیں کرتے کہ اس سے بچنے کی ہدایت دیکھ
فرماتے ہیں — بچاؤ کا کوئی نہیں — جیسے بخیر میں کی
طاقت پر بھار اٹھا ہوا ہے جس میں ہر کا ہو جاتا ہے
گر بھیڑ پر ان ظاہر نہیں ہوتے ہیں کہ بھی ان کا کیڑا
سے مرکب ہے اور یہ کیڑے نزلہ پیدا کرتے ہیں —
اگر چاہیں تو گوشت کا امتحان عمل کیا جا سکتا ہے
کر سکتے ہیں جو بھیڑ کے سب کیڑے ہیں اس کا گوشت
جلد بیمار ہے خون کو خاص اور گلا اس کا
اصلی عمل ہے — خون کی جلتی کا دور میں ہو اثر
حرکت قلب میں خوشبو پیدا ہو تا ایک سال سلسلہ ہے

جھینک کہتے ہیں جسے لطف کی جڑ کو چھوڑ
نہیں — دوسری بات وہ ہے کہ وہ [illegible]
سے عقلت کہتے ہو وہ بیہودگی انسان ہو جاتی ہے
جاتی ہے جس میں کسی ناشائستہ بات پر کھڑے ہو کر کے
بیٹھتا ان کے دماغی خیال [illegible]
میں جو ارد گرد کی [illegible] کھانا کی
بیماری [illegible]
جو لوگ میں سے گوشت کھاتی ہیں اور یہ ہوا کے
عادات و خصائل پیدا ہو جاتے ہیں وہی جو جانی
وہاں سینہ زوری — بیماری تو وہ جو کہ تنگی میں
نے تو تنگی میں دے دیا اب جا ہے کچھ ہو جائے
شرم نہیں کرنا چاہیے جیسے خیالی تھی
کر چڑا میں پنجے سامنے کسی دوسرے جسم کو جا
سے خوش طبیعت کرتے نہیں دیکھ سکتا ہے جیسے جنگل کے
رنگ میں جھنگ ڈال دیا ہے — گر سر کی تنگی
تو میں خود دینی اور سے غیر کا گوشت دیکھ کر
پھر لیتی ہیں — ہو گا ہی — بھی آرام احتیاط کہے کہ گر
سانس کے اوپر سب ہی برابر ہے
جو لوگ منطقی بیخیال کے قائل نہیں وہ
زہر سے الحق یہ انھوں نے شاید کپڑے کی جوں ہیجا
اور کس کا سائنس بھی نہیں فرمایا جو ہیں غذا کی وجہ سے
طبیعت مسخ ہو جاتے ہیں — لیس (نفث الحمزوت المقوامزا)
سے محفوظ رہنا مقصود ہے تو اسے جیسے احسان
علت و خر خشخاش صحت پیدا ہوا عمل دے گئے
چھینک بیٹھے چھینک آ نہ خود ہی آپ ہی چھینک
جیسے کہ ناک پوچھیں گے — آپ چھیں آپ چھیں —
راقم —

(منشی [illegible])

منطق آرا بیگم بنام تاجدار دکن

شوہر سے پیارا خدا کی بات نہیں — وہ سوالیچ
جو خلوص کو دکھنی پر ترجیح دے ہیرے گھوڑے بھولی
تھاری خوشامد کو سلام مجھ صاحبوں کو بھی ہم سے
ملوم ہو گا اور ان اخبار نویسوں کو بھی جا بے
مطلب کے لیے تماری عقل کی آنکھوں پر چھیان



ہندوستانی بساطِ سیاست کا نیا مُہرہ

(آغا دودہ اصلاح میں ایک پرانے شعر کا مصرعہ یوں بدل گیا ہے "سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ بیل" ہاتھی جو بنا بلا کا تاقتہ کا لو پیا دودھ کا گویا مطلب کہ نہ بیل کی گنجائش رہے نہ چشمہ پر ہونے پائے۔)

دلانے کی فکر میں ہیں۔ انھوں نے یہ عقیدہ بھی پھیلا رکھا ہے
کہ وہ آنکھوں سے یہ بیچ کر لگتے ہیں ورنہ پھنسا
دیا کرتی ہے جنھوں نے کبھی دیکھا نہیں ہماری
انھیں جہاں جانا ہے جاتی ہے۔ یہ بھی خوشامد کے
سہارے پہنچتے اور جب تاکتے ہیں تو وہاں دیکھتے ہیں
امیرالمومنین تب لیتے ہیں۔ امیرالمومنین کا لقب
ایسا تھا کہ لوگوں کو بڑی مشکل سے ملا اور جنھوں نے
اس لقب کو دوسرے سے چھینے کی کوشش کی ہے
بڑی بڑی مصیبت جھیلنی پڑی۔ بغداد کے
آخری چالیس خلیفہ مستعصم باللہ ابواحمد عبداللہ بن
مستنصر کے زوال پر آج تک اہل دنیا خون کے
آنسو روتے ہیں۔ جب وہ خلیفہ ہوئے تو سب معمول
چھوڑ دیا تھا۔ خلیفہ ایک نے کہا حضور ظل اللہ ہیں
کہا کہ آپ ظل اللہ ہو گئے ہو۔ حضور کو سب
طرح کی قدرت حاصل ہے۔ سلطان نے یہ سب کچھ
سنا اور دیکھا۔ اس دنیا میں جمال دیکھا تو اس کا جلوہ
بھی دنیا والوں کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھنا چاہیے
جیسے حضور خدا کے لیے آپ یوں بے نقاب نہ ہوں
دکھائی دیجیے۔ ورنہ جمال دنیا پر روشن کا ہوا تھا
سارا وقت کو ہوا۔ ان کمبختوں نے ایسے جب
کہ حضور نے سیاہ ریشم کی بیکس اور جھری نقاب اوڑھ
پہن کر ایک نکلنا شروع کیا جب گھر سے باہر ہوتے
تھے تو گزر گاہ پر لوگ ہزار ہا روپیہ کرایہ دے کے
جگہ حاصل کرتے تھے اور پھر بھی ساری دنیا حیران رہ جاتی تھی
کہ دیدار کی دولت چند خوش نصیبوں کے سوا کسی کو
میسر نہ آتی تھی اور بیچ والے کہتے ہیں کہ سڑکوں پر
بچھے ہوئے مکان تھے وہ تیس تیس ہزار اشرفی تک کرایہ پر اٹھتے
تھے۔ حضور نے دولت کدہ کی ایک کھڑکی میں سیاہ
اطلس کی ایک بڑی سی آستین لٹکائی تھی اس کے
نیچے ایک سفید پتھر نصب کیا تھا جو شخص قرب کا
خواہش مند ہوتا تھا آستین کو کعبہ کی پوشش
اور پتھر کو حجر اسود کی طرح بوسہ دیتا تھا۔

عیش و آرام کے اسباب کا ذکر ہی کیا۔ اللہ والوں
ظالموں کے واسطے وہ سامان مہیا تھے کہ باپ دادا کے
باپ کو خواب میں بھی میسر نہ آئے ہوں گے۔ خلیفہ المعتصم

محمد بن محمد بن عبدالملک حنفی وزیر اعظم اور حضرت سلیمان شاہ
سپہ سالار اعظم تھے ایک لاکھ بیس ہزار سپاہی کر
غلام دربار سلطنت میں حاضر رہتے تھے وہ روپیہ تھا
کہ گنتی کا بھی دماغ نہیں تھا۔ امیرالمومنین جو سے آسانی
کے ساتھ گزر بسر شادیوں نے ایسی مشکل میں پھنسایا کہ
تو بہ! اعدا دشمن کو بھی یوں بے بس نہ کرے۔ بتا دیجیے
واقعہ جو تم تاریخ سے واقف ہو اس لیے تمام کو حل کر دو
دے۔ میں تو صرف یاد دلاتی ہوں کہ ایسے جلیل القدر
امیرالمومنین پر کیا گزری۔ ان کا حال لے لو ان پر تعجب کیا
شہر میں آگ لگا کر قتل عام اور غارت گری رہا ایسا
لوٹ مچانے اور آگ جلانے کے علاوہ انتہائی بے رحمی
جواہرات، روپیہ، اشرفی مانگے اور لشکر تم کو دے کر
مارے مارے پھرے۔ ایل خان نے خلیفہ سے کہا کہ
میں مہمان ہوں تم میزبان ہو جتنی جلد کچھ کھانا دے
سکتے ہو کرو جو کچھ ظاہری دولت ہے وہ دینا والا
والی کے سامنے ہے اگلے دن دینا کی ضرورت نہیں
کیا ہے اپنا سب خود ہی دے دینگے۔ بس جتنی جلد ہو
وکیل کو سمجھاتے امیرالمومنین گھبرائے ہوئے تھے
کر خزانوں کی کنجیاں بھیجواں کے تمام قفل توڑنے
پڑے۔ ایل خان نے تمام جنس جواہر اور زیور کچھ
جانے اپنی فوج کو تقسیم کر دیے۔ دو یا ادنی
جو رہی تھیں۔ پھر کہا کہ یہ بھی ظاہری خزانہ
تھا تب امیرالمومنین نے ایک مقام پر اشارہ کیا
زمین کھودی گئی ایک بڑا سا تالاب ظاہر ہوا جو
سونے کی اشرفیوں سے بھرا ہوا تھا ہر اشرفی سو
مثقال وزن رکھتی تھی۔

ایک زمانہ تھا کہ امیرالمومنین محمود الملک خلیفہ
مستنصر باللہ نے ایسے ہی ٹھاٹ میں ہوئے روش
نہیں خلیفہ ناصر باللہ نے فرمایا تھا اپنی فوج
کی درستی پر صرف کیے تھے۔ امیرالمومنین مستعصم
باللہ زری حیثیت تھے انھوں نے پھر ایک مرض
پکڑ لیا۔ جب خلیفہ مستعصم باللہ قید ہوئے تو کھانا
پانی بند کر دیا گیا بھوک بڑی بلا ہے گھبرا کر سے
کہا کہ کھانا منگوا کر ایل خان کو اطلاع دی گئی
پلیٹوں میں زر و جواہر بھر کے بھیجا دستر خوان پر حضور

بادشاہ روئے زمین میں نوش فرمائیں۔ خلیفہ
نے کہا یہ تو کھانے کی چیز نہیں ہے۔ ایل خان نے جواب دیا
کہ اگر آپ یہ چیزیں مناسب موقع پر صرف کر دیتے
تو آج ان چیزوں کو کھانے کی نوبت نہ آتی اور آپ کا ذریعہ
سے نہ پہنچتا۔ خلیفہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے
چپ ہو رہا۔ اس کے بعد بگڑے ہوئے کو بھی
انجام کا بیان نہیں کرنا چاہتی۔ ہاں اتنا سن لو
کہ جب برا وقت آیا تو کوئی خوشامدی پاس نہ تھا
جو ظل اللہ و سایہ کبریائی کا ساتھ دیتا۔
خیر یہ تو سیکڑوں برس کا قصہ ہے۔ میری صحبت
گھنٹوں کی نہ تھی میرے نواب کی عادت بگاڑ دی ہے
اول تو شعر کہنے والے خوشامد کے عادی ہو جاتے ہیں
دوسرا دیکھا جیسے گھیرا ڈالے رہتے ہیں کہ کوئی واہ
واہ کرے۔ دوسرے آپ نے چڑیں جو خوشامد کے
لیے سے باندھ رکھے ہیں کہ وہ میری بات سے
جلنے لگے ہیں ہر! بھلا کب خوشامد کرتی ہوں
یہاں تو یہ تو ایسی بات کہنے کی عادی ہے
اچھا میرے زبردستی کہہ ہو تو۔ ابھی سال ہی میں
دنیا بدلنے پر امیرالمومنین حاجی برکت علی
صاحب نے خیالات تبدیل کیے کہ سلامتی سے
آنکھیں کھولیں کہ امیرالمومنین بنانا چاہتے
ہیں۔ مگر کیا تم نے سنا کہ یہ لقب ہے جو تھیں
بھی خوشامدیوں کی طرف سے عنایت ہوا تھیں بھی
اللہ جانتا ہے کہ یہ ترکیبیں ہیں ورنہ
درحقیقت اگر نیاز کرو تو تمہاری ذات میں
اتنی صفتیں ہیں نہیں جو ہمارے حاجی صاحب
میں اللہ پاک نے جمع کر دی ہیں۔

تمہیں پوچھتی ہوں۔ تم جواب دو:۔
کیا تم مرشد ہو؟
کیا تمہارے منہ پر داڑھی ہے؟
کیا تم ہزاروں سال کے مالک ہو؟
کیا تم اگر بزرگوں کو برا بھلا کہنے کی طاقت رکھتے ہو؟
کیا تم جلال میں ڈال کر چندہ مانگ سکتے ہو؟
کیا تم جانتے ہو بھیجنے میں استاد ہو؟
تم ان سب باتوں کا جواب دو تب یہ کہنا

جا سکو گے کہ نہیں۔ ہاں ہاں۔ بیشک نہیں
ڈھونڈا گیا۔ ان خوشامدیوں سے کہہ دو کہ میں
حاجی صاحب کے مشاغل میں دست انداز ہونا
پسند نہیں کرتا۔

دیکھو انھیں خوشامدیوں نے بادشاہ سلامت
پناہ" کہتے کہتے تمھاری [illegible] کا دل تھا
[illegible] سے پھر [illegible] کا سبق تمھیں پڑھانا
چاہا۔ یہ مشہور کیا کہ نظام کوئی انگریز حاکم [illegible]
ہیں۔ [illegible] نہیں چاہتے۔ آخر یہ تمھیں امیرالمومنین
بننے کی پٹی پڑھاتے ہیں۔ دیکھیو ان باتوں کا
انجام کیا ہوتا ہے۔ واللہ باللہ [illegible] یہ لوگ
دشمنی کر رہے ہیں۔ حسن اخلاق سے انھیں بہرہ
نہیں ملا۔ باقی کیا لکھوں تم خود ہی سمجھدار ہو۔
یقین ہے کہ اس میری تحریر سے تم بیزار
ہو جاؤ گے تو مجھے بیزاری کی پروا نہیں تم کتنا
چاہے تمھارے خوشامدی [illegible] ٹھنڈے دل سے
میری بات پر غور کرو اور میں کچھ نہیں چاہتی
والسلام

منقول از [illegible] بیگم

المختصرات

بیگن پی یا بیگن لے۔ [illegible]
[illegible]
کانفرنس منعقدہ [illegible] کی صدارت [illegible]
بیگن پی فرماتے [illegible] بیگن ایک خوبصورت [illegible]
[illegible] بیگن پی [illegible]
[illegible] کا مسئلہ [illegible] تمھاری [illegible]
بیگن [illegible]
[illegible] بیگن کانفرنس [illegible]
سے کانفرنس [illegible] بھی [illegible]
[illegible]

حماقت کے سر پر [illegible] نہیں [illegible]
کا سائمن کمیشن کے مقابلے میں ہندوستانی [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کہ [illegible] عاجلانہ [illegible]
[illegible] کسی کا دل دکھانا [illegible]
مسلمانوں نے مطالبات پیش کر دیے [illegible] مسلمان
انجمنوں کا ترجمان [illegible] بیچارے
اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ آج کل کے [illegible]
[illegible] کیا جائیگا [illegible] کر گئے
[illegible] بیزار [illegible] بالشیک [illegible]
تعصب کی عینک آنکھوں سے دور نہیں کرتے [illegible]
[illegible] مسلمانوں کے بہ نام کرنے کا [illegible]
[illegible] کی شامت سے [illegible]
[illegible] نہایت [illegible]
نہیں سمجھتے۔

[illegible] قریش کی طرف سے سلطان حبش کے پاس
بھیجے گئے۔ [illegible] نہایت خوبصورت [illegible] بادشاہ
حبش کی [illegible]
صداقت تھی [illegible] کا حال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی سزا [illegible]
میاں [illegible] جی کی [illegible] کی
برا آئی۔ سنتے ہیں کہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس [illegible]
[illegible]
کوئی خوبصورت آدمی نہیں ہیں [illegible] سے [illegible]
[illegible] ایسے جلسوں میں [illegible] شرکت؟
جو کوئی [illegible] بھی کہا جائے؟

[illegible] ساکنین [illegible] جائز نہیں [illegible]
خبر آئی ہے [illegible] ایک [illegible]
دوسری عورت [illegible] شادی کی۔ کیا [illegible]
[illegible]
[illegible] عورت [illegible]
شادی نہیں کر سکتی [illegible] عورت سے شادی کر [illegible]
کوئی [illegible] نہیں۔ [illegible] عورت سے شادی کر [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] کیا [illegible] حاجت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کسی [illegible] کی [illegible]
کچھ بھی [illegible] اگر نہیں تو [illegible]
[illegible] مرزا [illegible] کی طرف سے [illegible]
[illegible]

[illegible] میں [illegible] کر کے [illegible]
تھیں [illegible] کی شکایت ہے کہ
[illegible] عورتوں سے [illegible] مردوں کے زیادہ
کام لیا جاتا ہے۔ [illegible]
[illegible] مردوں کو
[illegible] شام [illegible]
[illegible] مردوں کی [illegible]
[illegible] بات یہ ہے کہ [illegible]
[illegible] کے دنوں میں بھی آرام نہیں ملتا۔ تمام
[illegible]
[illegible] نہیں کرتے
حالانکہ [illegible] زمانہ کی
[illegible]
[illegible] ہے۔

ہندوستانی کالے صاحب لوگوں کو [illegible]
[illegible]
کر لیا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] کوئی فرق نہ رہے گا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب لوگوں کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کرنے کا [illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی چیزیں اور ان کے گلے سے نکلی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہ ہوں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صراحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو نیز ایک ستار یا ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔ المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ